عرب جمہوریہ مصر　　　　　　　　　　　۵ رمضان ۱۴۴۰ھ

وزارت اوقاف　　　　　　　　　　　۱۰ مئی ۲۰۱۹ء

رمضان المبارک جہنم سے آزادی کا مہینہ

اللہ تعالی نے رمضان المبارک کے مہینے کو ایسی عظمتیں اور خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو کسی اور مہینے کو حاصل نہیں ہے، ان خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ رمضان المبارک **ہدایت کا مہینہ** ہے جس میں آسمانی کتابوں کا نزول ہوا ہے، ارشاد خداوندی ہے: **{شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ}** "رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اِس میں راہنمائی کرنے والی اور حق وباطل میں امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "رمضان المبارک کی پہلی رات میں ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے نازل کئے گئے، چھ رمضان المبارک کو تورات نازل کی گئ، تیرہ رمضان المبارک کو انجیل نازل کی گئ، اٹھارہ رمضان المبارک کو زبور نازل کی گئ، اور چوبیس رمضان المبارک کو قرآن نازل کیا گیا"۔

اور ان خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ **دعا کا مہینہ** ہے، اور دعا سب سے اعلی اور عظیم عبادت ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے رب کا قرب حاصل کرتا ہے، قرآن کریم میں غور وفکر کرنے والا شخص یہ دیکھتا ہے کہ دعا کی آیت روزے کی آیات کے درمیان میں ذکر کی گئ ہے، حق سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے: **{وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ}** "اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو آپ بتادیا کریں کہ میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ

مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہیے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہ پا جائیں"۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روزہ دار کی دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی"، اور دوسری حدیث میں آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "تین اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی، عادل حاکم، روزہ دار جب وہ افطاری کرتا ہے، اور مظلوم کی دعا جسے وہ عرش والے کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب کریم فرماتا ہے: "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہی کروں"۔

اور اِن خصوصیات میں سے سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اللہ کریم نے رمضان المبارک کو **جہنم سے آزادی کا مہینہ** قرار دیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنّوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جاتے، اِن میں سے کوئی دروازہ بھی کھولا ہوا نہیں رہنے دیا جاتا، اور جنت کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اِن میں سے کوئی دروازہ بھی بند نہیں رہنے دیا جاتا، اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے، اے نیکی کے چاہنے والے آگے بڑھ اور اے شر کے چاہنے والے باز آجا، اور اللہ کریم اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے"۔ اور دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کریم ہر افطاری کے وقت بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور یہ سلسلہ ہر رات جاری رہتا ہے"۔ جہنم سے آزادی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کریم اس عظیم عطا اور جلیل القدر نعمت کے ذریعے جس شخص پر احسان فرماتا ہے وہ اسے کبھی بھی جہنم میں داخل نہیں کرے گا۔

روزہ نیکی کا ایک ایسا دروازہ ہے جو بندے کو جہنم کے عذاب سے بچاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "روزہ ایک ایسی ڈھال ہے جس کے ذریعے بندہ جہنم سے پناہ لیتا ہے"، اور دوسری جگہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "جو بندہ اللہ تعالی کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالی اِس ایک دن کی وجہ سے اُس کے چہرے کو جہنم سے ستّر سال کے لئے دور کر دیتا ہے"۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، اور دورانِ سفر ایک دن میں آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے قریب ہو گیا، جب میں نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کو فارغ دیکھا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول، آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے، اور جہنم سے دور کر دے، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "تونے بہت بڑی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کیا ہے، اور یہ اس شخص پر آسان ہے جس کے لئے اللہ کریم آسان کر دے، تو اللہ کی عبادت کر، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، اور بیت اللہ کا حج کر، اور پھر آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بُجھا دیتا ہے۔۔۔"۔ اسی طرح روزہ اِن شفاعت کرنے والوں میں سے ایک ہے جن کی شفاعت اللہ کریم روزِ قیامت قبول فرمائے گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "روزِ قیامت روزہ اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا: اے رب میں نے دن کے وقت اسے کھانے پینے اور شہوت سے روکے رکھا پس تو اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما، اور قرآن کہے گا: میں نے

رات کے وقت اسے سونے سے روکے رکھا پس تو اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما" آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "پس دونوں کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا"۔

اسی طرح روزہ **بخشش کا سبب** اور جنت کا راستہ ہے، حق سبحانہ وتعالی نے اپنے روزے دار بندوں سے بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا، ارشادِ خداوندی ہے: **{إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا}** "بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، اور مومن مرد اور مومن عورتیں، اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، اور صدق والے مرد اور صدق والی عورتیں، اور صبر والے مرد اور صبر والی عورتیں، اور عاجزی والے مرد اور عاجزی والی عورتیں، اور صدقہ وخیرات کرنے والے مرد اور صدقہ وخیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے اِن سب کے لئے بخشش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ پر ایمان اور اس سے ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے"، اور دوسری حدیث میں آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ پر ایمان اور اس سے ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے"، بلکہ رمضان میں ایک رات ایسی ہے کہ جسے اس رات میں جاگ کر قیام اللیل، تلاوتِ قرآن اور دعا کے ذریعے اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق عطا فرمادی گئی تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور یہ رات

لیلۃ القدر رہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ پر ایمان اور اس سے ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے"۔

اور روزہ **جنت کا راستہ** ہے، اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں ایک محل ایسا ہے جس کا باہر والا حصہ اندر سے نظر آتا ہے اور اندر والا حصہ باہر سے نظر آتا ہے، اور اللہ تعالی نے یہ اس شخص کے لیے تیار کیا ہے جس نے لوگوں کو کھانا کھلایا، نرمی سے گفتگو کی، باقاعدگی سے روزے رکھے اور اُس وقت نماز پڑھی جب لوگ سو رہے تھے"۔ ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا: "آج تم میں سے روزہ دار کون ہے؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آج روزہ دار ہوں، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: میں نے آج مریض کی عیادت کی ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "آج تم میں سے کس نے غریب کو کھانا کھلایا ہے؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے آج غریب کو کھانا کھلایا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص میں ایک دن میں یہ خوبیاں جمع ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہو گا"، اور جب ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پوچھا: اے اللہ کے رسول، آپ مجھے کسی ایسے عمل کا حکم فرمائے جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤ تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "روزے رکھا کرو اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے"۔

روزہ بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک راز ہے جس کی حقیقت پر کوئی بھی مطلع نہیں ہو سکتا، روزہ دار بعض اوقات خلوت و تنہائی میں ہوتا ہے، اللہ کے سوا اسے کوئی بھی نہیں دیکھ رہا ہوتا، اس کے لیے

ممکن ہے کہ وہ روزہ کی وجہ سے اپنے اوپر اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو کھائے لیکن وہ ایسا نہیں کرتا کیونکہ اسے یقینی علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو اس کے سارے کاموں پر مطلع ہے پس وہ اللہ کی سزا سے ڈرتے ہوئے، اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اللہ کے قرب پر یقین رکھتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر اسے چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: **{أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ}** "(اے انسان!) کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ان سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، کہیں بھی تین آدمیوں کی کوئی سرگوشی نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی پانچ آدمیوں کی سرگوشی ہوتی ہے مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے، اور نہ اس سے کم لوگوں کی اور نہ ہی زیادہ کی مگر وہ ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی وہ ہوتے ہیں، پھر وہ قیامت کے دن انہیں اِن کاموں سے خبردار کردے گا جو وہ کرتے رہے تھے، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے"۔

روزہ ان عبادات میں سے ہے جنہیں اللہ کریم نے اپنی ذات کی طرف منسوب کرنے کا شرف بخشا ہے، اور ان کی جزا کو اپنی ذات سے خاص کر دیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ عز وجل نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے، یہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"، اور ایک روایت میں ہے: "ابن آدم کا ہر عمل دوگنا کر دیا جاتا ہے، نیکی کو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "سوائے روزہ کے، یہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔۔۔"، اسی لیے اہلِ علم کہتے ہیں کہ: اللہ تعالی کا فرمان "الصوم لی" ہی روزے کی دوسری ساری عبادات پر برتری اور فضیلت کے لیے کافی ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: اس نسبت کی وجہ

یہ ہے کہ روزہ کے ذریعے اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کی گئی، روزہ خالص اللہ تعالی کی عبادت ہے جس میں ریاکاری داخل نہیں ہو سکتی، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: یہ اللہ تعالی کی سب سے زیادہ پسندیدہ عبادت ہے۔

روزہ دار ہمیشہ خوفِ خدا کو پیش نظر رکھتا ہے، اس مبارک مہینے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے پر پابند ہوتا ہے اور اس امید پر اپنے آپ کو اس مہینے میں اللہ تعالی کی نازل ہونے والی رحمتوں اور برکتوں کے سپرد کر دیتا ہے کہ وہ بھی اللہ کے جہنم سے آزاد کردہ بندوں میں ہو جائے۔

برادران اسلام!

جو روزہ جہنم سے آزادی کا سبب بنتا ہے اِس سے مراد وہ روزہ ہے جو روزہ دار کو ہر برے طرزِ عمل سے روکتا ہے، روزہ دار اور گناہوں کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے، اور اس کے لئے تقوی کا سبب بنتا ہے جو کہ روزے کا مقصد اور اس کا ثمر ہے، پس وہ روزے داروں کے اخلاق سے مزین ہوتے ہوئے حرام نہیں کھاتا، لوگوں کی کردار کشی نہیں کرتا، کسی کی غیبت نہیں کرتا، لوگوں کے درمیان چغلخوری نہیں کرتا، جھوٹی گواہی نہیں دیتا، صرف اللہ کی رضا کا سبب بننے والی بات کرتا ہے، اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ برائی کو احسن طریقے سے دور کرتا ہے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: {وَإذا سمعوا اللَّغْوَ أعْرَضُوا عنه} "اور جب وہ بیہودہ بات سنتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں"۔ {ادْفَعْ بِالَّتِي هي أحسن السيئة} "آپ برائی کو ایسے طریقہ سے دور کیا کریں جو سب سے بہتر ہو"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں ہو تو وہ فحش کلامی کرے نہ ہی شور مچائے، اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے کہنا چاہیے: میں روزہ دار ہوں"، اور آپ

علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "روزہ کھانے پینے سے روکنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ بیہودہ گفتگو اور فحش کلامی سے روکنے کا نام ہے"۔ جہنم سے آزادی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ ایک مسلمان اپنے غیر موجود بھائی کی عزت کا دفاع کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالی کے ذمہء کرم پر لازم ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کر دے"۔

اپنے روزے کے اجر سے فائدہ اٹھانے والا حقیقی روزہ دار وہ ہے جس کے روزے کا اثر اس کے طرزِ حیات اور لوگوں کے ساتھ اس کے معاملات میں ظاہر ہو کیونکہ روزہ روزہ دار کو اپنے نفس پر قابو پانے کا عادی بناتا ہے تاکہ وہ دنیا وآخرت میں اس کی بھلائی اور سعادت تک رسائی حاصل کر لے، بیشک نفس تو برائی کا بہت ہی حکم دینے والا ہے سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم فرمادے، جب انسان اپنے نفس کو کھلا چھوڑ دیے گا تو وہ اسے ہلاک کر دے گا اور اگر وہ اپنے قابو میں رکھے گا تو اسے اعلی مقامات اور درجات تک لے جاسکے گا، اور یہ چیز اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو روزہ کے ذریعے اپنے رب کی عظمت کا ادراک کرتے ہوئے حقیقی روزہ رکھتا ہے، اور اپنے پیٹ، اپنی شرمگاہ، اپنے زبان اور اپنے تمام اعضائے جسمانی کو اللہ کی حرام کردہ تمام چیزوں سے روکتا ہے۔

اسی طرح حقیقی روزہ دار وہ ہے جو اپنا کام اچھی طرح سے کرتا ہے، اور اسے خالص اپنے رب کی رضا کے لئے کرتا ہے اور اس کی قبولیت کے لئے مشغول ہو جاتا ہے، ہمارے سامنے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مثال موجود ہے جو اپنے رب کے حکم کردہ کام کو پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہوئے اپنے رب سے اس کی قبولیت کی دعا کرتے ہیں اور وہ عظیم کام کعبہ مشرفہ کی تعمیر کرنا ہے، ان کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا

ہے: {وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ}. "اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام خانہء کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دونوں دعا کر رہے تھے) کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے یہ قبول فرما لے، بیشک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے"۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: کام سے زیادہ کام کی قبولیت کا اہتمام کیا کرو، کیا تم نے اللہ تعالی کا یہ فرمان نہیں سنا، {إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ} "بیشک اللہ متقین سے ہی قبول کرتا ہے"۔

اے اللہ! ہمیں جہنم سے آزاد کر دے اور ہم سے روزہ قبول فرما لے۔ آمین